خطبہ جمعہ

اے میرے رب! میری جدوجہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان و شوکت اور رونق و شادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی متفرق دعاؤں کا تذکرہ

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المؤمنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔
فرمودہ ۲۵؍ اگست ۲۰۰۰ء بمطابق ۲۵؍ ظہور ۱۳۷۹ ہجری شمسی بمقام مئی مارکیٹ منہائم۔ (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم۔

الحمدلله رب العٰلمين۔ الرحمٰن الرحيم۔ مٰلك يوم الدين۔ إياك نعبد و إياك نستعين۔

اهدنا الصراط المستقيم۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ۔قَلِيْلاً مَّا تَذَكَّرُوْنَ﴾۔ (النمل:۶۳)

یا (پھر) وہ کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارے اور تکلیف دور کر دیتا ہے اور تمہیں زمین کے وارث بناتا ہے۔ کیا اللہ کے ساتھ کوئی (اور) معبود بھی ہے؟ بہت کم ہے جو تم نصیحت پکڑتے ہو۔

یہ دعاؤں کا مضمون یعنی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کا مضمون جاری ہے اور آئندہ بھی کئی خطبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعاؤں کے مضمون پر ہی مشتمل ہونگے۔

پہلی آنحضرت ﷺ کے بارہ میں ایک دعا: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ سَلَامًا لَا يُغَادِرُ بَرَكَةً مِنْ بَرَكَاتِكَ وَسَوِّدْ وُجُوْهَ اَعْدَاءِهٖ بِتَائِيْدَاتِكَ وَاٰيَاتِكَ۔

ترجمہ اس کا یہ ہے: اے اللہ تو اس پر (یعنی حضرت رسول اللہ ﷺ پر) دُرود و سلام بھیج اس طرح کہ تیری برکات میں سے کوئی برکت باقی نہ رہ جائے اور اپنی تائیدات اور نشانات کے ساتھ اس کے دشمنوں کے چہروں کو سیاہ کر۔ (مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۲۶)

ایک عربی دعائیہ عبارت کا اردو ترجمہ پیش کرتا ہوں:

"پس ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حقائقِ ایمان عطا کرے اور عرفان کی سرزمین ہمارا وطن بنادے"۔ دل ہی دل میں سننے والے آمین کہتے رہیں اونچی آواز سے کہنے کی ضرورت نہیں۔

"ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں حقائق ایمان عطا کرے اور عرفان کی سرزمین ہمارا وطن بنادے۔ اور دلوں کے انوار کے ذریعہ جنت کا نظارہ کرنے کی ہمیں توفیق دے۔ اور ہمیں اطاعت کی سواری پر سوار کرے تاکہ ہم ربّ رحمان کی رضا کی بستیوں میں سیر کریں اور حضرت (احدیت) میں خیمہ زن ہوں اور اپنے وطنوں سے بے فکر ہو جائیں۔ اور ہم رضائے مولیٰ کی خاطر غازی بن کر منہ اندھیرے نکل کھڑے ہوں اور اس کی طرف بھاگیں جو سب سے زیادہ مناسب اور اولیٰ ہے اور عرفان کی راہوں کو طے کریں اور رحمٰن کی محبت کی گلیوں میں تیز تیز چلیں۔ اور اُسی نبی خاتم النبیین کی اتباع کرتے ہوئے شیطانوں کے حملہ سے بچنے کے لئے پختہ قلعوں اور شاندار محلات میں پناہ لیں۔ اے میرے اللہ، پس تُو اس (نبی) پر قیامت کے دن تک اپنی رحمت اور سلامتی بھیج اور ہماری آخری پکار یہی ہے کہ سب حمد اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

(سرّ الخلافۃ۔ روحانی خزائن جلد ۸۔ صفحہ ۱۱۵)

ایک اور عربی دعائیہ کلام کا ترجمہ یوں ہے:

اے میرے ربّ! اے کمزور اور مجبوروں کے ربّ! کیا مَیں تیری طرف سے نہیں ہوں؟ بتا! اور یقیناً تُو سب بتانے والوں سے بہتر بتانے والا ہے۔ لعنت اور تکفیر بہت بڑھ گئی ہے اور دھوکہ دہی کی طرف مجھے منسوب کیا گیا ہے۔ اے قدیر خدا! تُو نے سب کچھ دیکھا اور سنا۔ پس تُو ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرمادے۔ نیز مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ آسمان سے نصرت نازل فرما اور مصیبت کے وقت اپنے بندے کی دستگیری فرما۔ اور کافروں پر اپنا عذاب نازل فرما۔ مَیں ذلیلوں کی طرح قوم کی طرف سے دھتکارا گیا ہوں اور موردِ ملامت ہوں۔ پس تُو ہماری مدد فرما جس طرح تُو نے بدر کے روز اپنے رسولؐ کی مدد فرمائی تھی۔ اور اے سب سے بڑھ کر حفاظت کرنے والے! تُو ہماری حفاظت فرما۔ تُو ربّ رحیم ہے۔ تُو نے رحمت اپنے اوپر فرض کر چھوڑی ہے۔ پس اُس میں سے ہمیں حصہ عطا فرما۔ اپنی نصرت دکھا اور ہم پر رجوع برحمت ہو اور تُو سب سے بہتر رحم کرنے والا ہے۔ اے میرے ربّ ان کے مقاصد سے مجھے نجات بخش"۔ یعنی دشمنوں کے مقاصد سے مجھے نجات بخش۔ اور جو وہ چاہتے ہیں اس سے مجھے بچا اور مجھے مدد یافتگان میں داخل فرمادے۔

"اے میرے ربّ! میرے کرب کو دور فرما اور میرا لوٹنا بہترین لوٹنا بنادے"۔ یعنی اپنے رب کی طرف لوٹنا۔ "اور میری انتہائی مرادیں مجھے عطا فرما۔ مجھے خوشی کے دن دکھا۔ اے میرے ربّ! تُو میرا ہو جا، اے میرے غم اور میرے مقصد کو جاننے والے! مجھے پاک صاف کر اور مجھے عافیت عطا فرما۔ اے کمزوروں کے خدا! ہر دروغ گو نے مجھے جھٹلادیا ہے اور ہر جہالت کے اسیر نے میری تکفیر کی ہے۔ میرے پاس کوئی حیلہ نہیں سوائے اس کے کہ تیرے در پر حاضر ہوں اور تیری مدد اور نصرت طلب کروں اے حاجات کے پورا کرنے والے۔ تاکہ تُو میرا دن واپس لوٹادے بعد اس کے کہ میرا سورج مائل بہ غروب ہو گیا ہے اور دل دکھوں کی وجہ سے تنگ آچکا ہے۔ اور اللہ کی قسم میری یہ آہ و زاری خوشیوں اور ناز و نعم کے دن ختم ہو جانے کی وجہ سے نہیں بلکہ اسلام کے لئے ہے جس پر دشمنوں نے ہلہ بول دیا ہے اور جس کے سورج غروب ہوگئے ہیں اور اندھیری رات لمبی ہو گئی ہے۔ اسلام کے فرقوں میں ظلمت چھا گئی ہے اور خیر الانام کی امت میں تفرقہ ظاہر ہو گیا ہے۔ جہاں تک کفار اور کمینوں کے گروہوں کا تعلق ہے تو وہ محبت کی لڑی میں پروئے گئے ہیں۔ اور دوسری حسرت یہ ہے کہ ہم میں علماء، فقہاء اور اولیاء بھی ہیں مگر وہ سب کے سب خراب ہوگئے ہیں اور بلاء نے ان کا احاطہ کر لیا ہے۔ اِلّا ماشاء اللہ۔

پس اے میرے ربّ! رحم کر اور ہماری دعا ہماری طرف سے قبول فرما۔ تیرے ہی حضور شکوہ ہے اور تیرے حضور ہی التجا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم ہی دین کے عَلَم ہیں اور شرع متین کے عمائد ہیں، مگر مَیں اُن میں کوئی ایک بھی ایسا نہیں پاتا جو ایسی زبان رکھتا ہو جو جرأت رکھتی ہے اور ہمارے نبی کے دین کی پیار کرنے والے دوست کی طرح خادم ہو۔ بلکہ وہ تو شہوات اور خواہشات اور دعویٰ بازی اور ریاکاری میں گرے پڑے ہیں۔ مَیں ان میں اکثر کو نہیں پاتا مگر فاسق۔ مَیں اپنے زمانہ ماموریت کی ابتداء میں خیال کرتا تھا کہ یہ سب یا ان میں سے اکثر میرے مددگار ہوں گے مگر انہوں نے ابتلاء کے وقت پیٹھ پھیر لی اور ایسا ہونا حضرت کبریاء کی طرف سے فیصلہ شدہ تقدیر تھی۔ پس اب مَیں اس شخص

کی طرح اکیلے چھوڑ دیا گیا ہوں جو جنگل میں رات بسر کرتا ہے یا اس شخص کی طرح جو اونٹوں والوں میں یا صحراء نشینوں میں جا بیٹھتا ہے۔ پس اب میرے پاس کوئی حیلہ نہیں رہا۔ میری طاقت کمزور پڑ گئی ہے اور میری کمزوری میری قوم اور میرے قبیلہ پر ظاہر ہو گئی ہے۔ کوئی طاقت نہیں (بدی سے بچنے کی) اور (نیکی کرنے کی) کوئی قوت نہیں مگر تیرے ذریعے اے سب جہانوں کے پالنے والے۔ تیری طرف ہی ہم جھکتے اور تجھ پر ہی ہم توکل کرتے ہیں اور تیرے سے ہی ہم خوش ہیں۔ اے میرے ربّ! پس تُو میری کمزوریوں کو ڈھانپ اور میرے خطرات سے مجھے امن عطا کر۔ اور مجھے تنہا مت چھوڑ کہ تُو ہی بہتر وارث ہے۔

تیرے ہاتھ میں ہی بذل و عطا اور عزت و بزرگی ہے۔ جب تُو آجائے تو بلا نہیں آسکتی اور جب تُو اتر آئے تو تنگی نہیں اتر سکتی۔ مَیں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں مگر تُو، اور کوئی رفعت بخشنے والا نہیں مگر تُو۔ اور کوئی تکلیف دور کرنے والا نہیں مگر تُو۔ تجھ پر ہی میرا بھروسہ ہے، اور تیرے حضور ہی مَیں گرتا ہوں اور تُو ہی توکل کرنے والوں کی پناہ گاہ ہے۔

اے میرے محسن! مجھ سے احسان کا سلوک فرما کہ تیرے سوا مَیں کسی کو احسان کرنے والا نہیں جانتا اور رحمت اور سلامتی بھیج اپنے رسول اور نبی محمدؐ پر۔ اور اس کی شان بڑھا اور مخلوق کو اس کی برہان دکھا۔ ہم اس کے دین کی خاطر تیرے پاس روتے ہوئے آئے ہیں۔ تُو جانتا ہے جو ہمارے دلوں میں ہے اور تُو دیکھتا ہے جو ہمارے سینوں میں ہے۔ ہم دل کی خوشی سے تیرے ساتھ ہیں اور ہم صدق دل اور خوف کی وجہ سے تیری راہ میں اپنے آپ کو خرچ کرنے سے ذرہ بھر بھی دریغ نہیں کرتے۔ اگر تُو ہمیں ہدایت نہ دیتا تو ہماری بساط میں نہ تھا کہ ہم خود ہدایت پاسکتے۔ اور ہم نے کچھ بھی نہیں پایا مگر وہی جو تُو نے عطا کیا۔ پس کوئی حمد نہیں ہے مگر وہ تیرے لئے ہی ہے اور سب حمد کرنے والوں کی حمد تیری ہی طرف کو ٹتی ہے۔ تُو ربّ رحیم ہے اور کرم کرنے والا بادشاہ ہے۔ پس جو تیرے پاس آیا ہے اور تیرا دوست بنتا ہے اور تجھ سے محبت کرتا ہے اور تیرے ساتھ خلوص کا تعلق رکھتا ہے، اسے خائب و خاسر نہ کر۔ بشارت ہو ان بندوں کو کہ جن کا تُو ربّ ہے اور خوشخبری ہو اس قوم کو جن کا تُو مولیٰ ہے"۔

رب تو سب کا ہی ہے مگر وہ جو رَبُّنَا اللّٰہ کہہ کر پھر استقامت اختیار کرتے ہیں ان کا ذکر فرما رہے ہیں۔

"بشارت ہو ان بندوں کو جن کا تو رب ہے اور خوشخبری ہو اس قوم کو جس کا تو مولیٰ ہے۔ تیری رحمت تیرے غضب سے آگے نکل گئی اور تُو اپنے مخلص بندوں کو ضائع نہیں کرتا۔ پس تیرے ہی لئے ہے سب تعریف۔ شروع میں بھی اور آخر میں بھی اور ہر وقت"۔

(نورالحق جلد اوّل۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴ تا ۱۸۶)

ایک عربی دعا کا اردو ترجمہ:

"اے میرے اللہ! پس تُو رحمت اور سلامتی بھیج اس شفیع پر جس کو شفاعت کا حق دیا گیا ہے اور جو بنی نوع انسانی کا نجات دھندہ ہے اور ہماری مدد کر تا ہم اس بادشاہ کی جناب سے فیوض و برکات پاسکیں اور ہمیں اس کے طفیل ہر اس ہاتھ سے نجات دے جو انصاف نہیں کرتا اور ظلم کرتا ہوا بڑھتا ہے۔ نیز اُن علماء سے بھی نجات دے جو اپنے بھائیوں کی عیب جوئی میں کوشاں رہتے ہیں اور اپنے عیبوں کو کلیۃً بھول جاتے ہیں۔ ان کی زبان گالی گلوچ، لعن طعن اور بہتان بازی سے تو نہیں رکتی مگر سچی شہادت اور حقیقت کے بیان اور (دشمنان اسلام پر) اتمام حجت کے وقت رک جاتی ہے۔ دوسروں کو نصیحت کرتے ہیں مگر خود نصیحت نہیں پکڑتے۔ دوسروں کو (نیکی کی طرف) بلاتے ہیں مگر خود (برائی) کو نہیں چھوڑتے۔ وہ کہتے ہیں مگر کرتے نہیں۔ فساد کرتے ہیں اور اصلاح نہیں کرتے۔ چاک کر ڈالتے ہیں مگر سیتے نہیں۔ بغیر علم کے تکفیر بازی سے کام لیتے ہیں اور ڈرتے نہیں۔ لوگوں کو نیکی کی ترغیب دیتے ہیں مگر خود اپنی برائیوں سے چمٹے ہوتے ہیں۔ مومن کو کہتے ہیں کہ تُو مومن نہیں ہے اور خدا تعالیٰ کی پکڑ کی پرواہ نہیں کرتے اور نہ سوچتے ہیں۔

اے میرے اللہ! پس تُو ہمیں ان کے فتنہ سے نجات دے اور ان کی تہمتوں سے ہماری براءت ثابت کردے اور ہمیں اپنی حفاظت اور پسند اور خیر کے لئے مخصوص کردے۔ اور ہمیں اپنے سوا کسی اَور کی حفاظت کے سپرد نہ کر۔ اور ہمیں توفیق دے کہ ہم ایسے نیک اعمال بجالائیں جو تجھے پسند ہوں۔ ہم تجھ سے تیری رحمت، فضل اور رضا کے سوالی ہیں اور تُو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔

اے میرے ربّ! تُو اپنے فضل سے میری قوت ہو جا اور میری آنکھ اور جو کچھ میرے دل میں ہے اس کا نور بن جا اور میری زندگی اور موت کا قبلہ بن جا اور محبت سے میرے دل میں گھر کر جا اور مجھے ایسی محبت دے کہ میرے بعد کوئی اس میں بڑھ نہ سکے۔

اے میرے ربّ! پس میری دعا قبول کر اور مجھے میری مراد عطا کر۔ مجھے صاف کردے اور مجھے عافیت دے اور مجھے کھینچ اور میری قیادت کر اور میری تائید فرما اور مجھے توفیق دے۔ میرا تزکیہ کر اور مجھے منور کردے اور مجھے تمام کا تمام اپنے لئے کردے اور تُو خود تمام کا تمام میرا ہو جا۔

اے میرے ربّ! میری طرف ہر دروازے سے آ۔ مجھے ہر حجاب سے نکال۔ مجھے ہر شراب معرفت میں سے پلا اور نفس کی آفات و ضربات کے مقابل پر میری مدد فرما۔ اور مجھے دوری کی ہلاکتوں اور ظلمتوں سے بچا۔ اور مجھے آنکھ جھپکنے تک کے لئے بھی اپنے نفس کے سپرد نہ کر اور مجھے اس کی برائیوں سے بچائے رکھ۔ اور اپنی طرف ہی میرا رفع اور صعود کر اور میرے وجود کے ہر ہر ذرہ میں سرایت کر جا اور مجھے اُن لوگوں میں سے بنا دے جو تیرے سمندروں میں پڑتے ہیں اور تیرے انوار کے باغوں میں جولانی کرتے ہیں اور تیری تقدیر پر راضی رہتے ہیں اور میرے اور میرے اغیار میں دوری ڈال دے۔

اے میرے ربّ! تو مجھے اپنے فضل اور اپنے چہرے کے نور کے صدقے اپنا جمال دکھا اور اپنا آبِ زُلال پلا یعنی میٹھا پانی جو آسمان سے الہام کی صورت میں اترتا ہے۔ مجھے ہر قسم کے حجاب اور غبار سے باہر نکال اور مجھے اُن لوگوں میں سے نہ بنا جو ظلمتوں اور پردوں میں گرائے گئے اور برکتوں اور چمکوں اور نوروں سے دور ہو گئے اور اپنی ناقص عقل اور کھوٹی قسمت کے ساتھ نعمتوں کے گھر سے ہلاکت کے گھر کی طرف لوٹے۔ مجھے توفیق دے کہ مَیں تیرے چہرے کے لئے اپنی اطاعت کو خالص کروں اور تیری جناب میں ہمیشہ سربسجود رہوں۔ مجھے ایسی ہمت دے جس پر تیری عنایت کی نظریں پڑیں اور مجھے وہ چیز عطا کر جو تُو اپنے مقبولوں میں سے صرف کسی خاص کو عطا کرتا ہے اور مجھ پر وہ رحمت نازل فرما جو تُو اپنے محبوبوں میں سے صرف کسی منفرد شخص پر نازل کرتا ہے۔

اے میرے ربّ! میری جدوجہد، ہمت، دعا اور میرے کلام کے ذریعہ اسلام کو زندگی بخش اور میرے ذریعہ اس کی شان و شوکت اور رونق و شادابی کے ایام پھر سے لے آ اور ہر معاند کو اور اُس کے کبر کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال۔

اے میرے ربّ! مجھے دکھا کہ تُو مُردوں کو کیسے زندہ کرتا ہے۔ مجھے ایسے چہرے دکھا کہ جن پر شمائل ایمانیہ ہویدا ہوں اور ایسے نفوس دکھا جو حکمت یمانیہ رکھتے ہوں اور ایسی آنکھیں دکھلا دے کہ جو تیرے خوف سے گریاں ہوں اور ایسے دل دکھا دے کہ تیرے ذکر سے ان پر کپکپی طاری ہو جاتی ہو۔ اور ایسے پاک و صاف خالص لوگ دکھا جو صرف حق اور صواب کی طرف ہی رجوع رکھتے ہوں اور اقطاب اور مجذوبوں کے سایہ تلے رہتے ہوں۔ اور مجھے بلند پایہ نفوس دکھا جو توبہ قبول کرنے والے وجود کی طرف جانے کی کوشش اور تیاری کرنے والے ہوں۔

اے میرے ربّ! فساد، تری و خشکی اور آبادیوں اور صحراؤں میں ظاہر ہو گیا ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ تیرے بندے بلاؤں میں گرفتار ہیں اور تیرے محلات، بیابانوں میں (بدل گئے) ہیں اور تیرا دین سخت ابتری اور مصیبت میں ہے اور مَیں دیکھتا ہوں کہ اسلام ایسے محتاج کی طرح ہو گیا ہے جو امیری کے بعد غربت کا شکار ہو گیا ہو یا ایسے کانپتے ہوئے بوڑھے کی طرح جو زمانہ شباب سے بہت دور جا پڑا ہو یا ایسے لوگوں کی طرح جو غریب الوطن ہو گئے ہوں یا ایسے پردیس کی طرح جو اپنے ساتھیوں سے بچھڑ گیا ہو یا ایسے آزاد کی طرح جو غلامی سے دوچار ہو گیا ہو یا ایسے یتیم کی طرح جو نگاہوں سے گر گیا ہو۔ باطل، استکبار کا چوغہ پہنے جھوم رہا ہے جبکہ حق کو شریروں کے ہاتھوں طمانچے پڑ رہے ہیں۔ وہ اس کے نور کو بجھانے کے لئے عفریتوں کی طرح زور لگا رہے ہیں۔ اللہ ہے جو بہترین حفاظت کرنے والا ہے اور اس راہنما کے سوا ہمارا ہے کون؟۔(آئینہ کمالات اسلام۔ روحانی خزائن جلد ۵۔ صفحہ ۵ تا ۷)

قوم کے لئے دعا: 'اے میری قوم! خدا تیرے پر رحم کرے۔ خدا تیری آنکھیں کھولے'۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۲۸۸)

حکام کے لئے دعا: "ہم تہہ دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ایسے حکام کو جو ہر ایک جگہ انصاف اور عدل کو مدنظر رکھتے ہیں اور پوری تحقیق سے کام لیتے ہیں اور احکام کے صادر کرنے میں جلدی نہیں کرتے، ہمیشہ خوش رکھے اور ہر ایک بلا سے اُن کو محفوظ رکھ کر اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔" (کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ جلد ۱۳۔ صفحہ ۳)

انگریزوں کی نیک حکومت کے لئے دعا: "ہاں یہ بھی سچ ہے کہ محبت اور پیار سے اور رورو کر یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ الٰہی ہمارے محسنوں پر بھی یہ احسان کر کہ وہ تجھے پہچان لیں"۔

سب سے زیادہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اس قوم کا یہ احسان تھا کہ آپ ان کے خدا کو مار رہے تھے اور وہ انصاف کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس بات کی اجازت دے رہے تھے کہ اپنی ہی حکومت میں اپنے خدا کو مارتا ہوا دیکھ لیں لیکن عدل سے نہیں ہٹے۔

پس اس لئے ضروری ہے اس زمانہ کے انگریز بادشاہوں کے لئے دعا کرنا بھی اور یہ دعا بھی کہ آج بھی خدا صرف انگلستان ہی نہیں بلکہ جرمنی کے حکمرانوں کو بھی ایسے ہی عدل کی توفیق عطا فرمائے۔ "الٰہی ہمارے محسنوں پر بھی یہ احسان کر کہ وہ تجھ کو پہچان لیں اور دنیا میں ان کو خوش رکھ۔ اور سعادت کے ابدی حصہ کی بھی توفیق بخش"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۳۲)

پھر ایک اور دعا ہے: "ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہماری اس گورنمنٹ کو ہمیشہ کے اقبال کے ساتھ ہمارے سروں پر خوش و خرم رکھے اور ہمیں سچی شکر گزاری کی توفیق دے اور ہماری محسن گورنمنٹ کو اس مخلصانہ اور عاجزانہ درخواست کی طرف توجہ دلا دے کہ ہر یک توفیق اسی کے ارادہ اور حکم سے ہے"۔ (مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۷۱،۱۷۰)

ایک حضرت بابا گرونانک صاحب کی زبان میں آپ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک منظوم کلام کہا اس کا سلیس اردو ترجمہ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں۔

وہ سفر میں رو رو کر دعا کرتا تھا کہ اے میرے پیدا کرنے والے اور مشکل کشا!
مَیں ایک عاجز مٹی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوں مگر تیرے پاک دربار کا غلام ہوں۔
مَیں دل سے تیری راہ میں قربان ہوں۔ مجھے اپنی جناب سے علم عطا کر کے نشان بخش۔
تیرا نشان پا کر مَیں وہیں جاؤں گا!! اور جو تیرا ہو گا اُسے ہی اپنا ٹھہراؤں گا۔
اپنا کرم کر کے مجھے اپنی وہ راہ بتا کہ جس میں اے میرے پیارے! تیری رضا ہو۔
(تب اس کو الہاماً بتایا گیا کہ تُو مجھ کو اسلام میں پائے گا۔)
(اُس نے کہا کہ) یہ تو مجھ سے اک گناہ ہوا ہے کہ سچائی کی راہ پوشیدہ رکھی ہے۔
اس بات کے تصور سے وہ پریشان ہو کر اور روتے ہوئے کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار!
ترے نام کو مَیں مانتا ہوں۔ تیرا نام غفار اور ستار ہے۔
بے شک تُو حی اور قدوس ہے اور تیرے بغیر ہر ایک راہ فریب ہے۔
اے خالق العالمین! مجھے بخش دے۔ تو پاک اور بے عیب ہے اور مَیں ظالموں میں سے ہوں۔
اے پاک! اے میرے پیدا کرنے والے!! مَیں تیرا ہوں۔ تیری راہوں میں ہلاکت کا کوئی خوف نہیں ہے۔
تیری چوکھٹ پر میری جان قربان ہے۔ اور تیری محبت ہی دراصل میری جان ہے۔
نیک لوگوں کو جو طاقت عطا کی جاتی ہے، وہ مجھے بھی اپنے اَسرار دکھلا کر بخش۔
مَیں گنہگار ہوں۔ مجھ کو وہ راہ بتا جس کے ذریعے سے تیری رضا حاصل ہو۔
اے خالق! تُو خود پیار کرتے ہوئے مجھ کو اپنی راہ کی طرف راہنمائی فرما۔

(ست بچن۔ صفحہ ۳۱۔ مطبوعہ ۱۸۹۵ء)

ایک چھوٹی سی دعا ہے سچ بولنے اور سچ کو پہچاننے کی دعا۔ بعض پہلوؤں سے ہر دعا سے یہ افضل ہے۔ اگر کسی کو سچائی کی توفیق مل جائے اور سچ کو پہچاننے کی تو دین و دنیا میں کامیاب ہو گیا۔

"اے میرے رب! ہمیں سچ بولنے کی توفیق عطا فرما۔ ہم پر حق کا انکشاف فرما اور حق مبین کی طرف ہماری رہنمائی فرما۔ آمین"۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد ۲۱ صفحہ ۲۱۳)

فہم دین کے حصول کے لئے ایک دعا: "اے ہمارے رب! تو ہمیں اپنے سیدھے راستہ کی طرف ہدایت فرما۔ اور اپنی جناب سے ہمیں دین قویم کا فہم عطا فرما اور اپنی جناب سے ہمیں علم عطا فرما"۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد ۲۲ صفحہ ۷)

ہندو مستورات کا ایک وفد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ سے عرض کی کہ ہمیں دعا کا طریقہ بتائیے۔

۲۳ رمئی ۱۹۰۸ء کو بعد نماز عصر چند ہندو مستورات حضرت امام الزمان مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دردولت پر آئیں اور بیان کیا کہ ہم مہاراجہ کے درشن کے واسطے آئی ہیں...... فرمائیے کہ پرمیشر سے پرارتھنا کیسے کیا کریں؟

فرمایا: "پرارتھنا بے شک اپنی زبان میں کر لیا کرو۔ یوں کہا کرو کہ اے سچے اور واحد خدا!! اے کہ تُو ساری مخلوق کا پیدا کرنے والا اور پالنے والا ہے اور سب کے حالات سے واقف ہے۔ تجھ سے کوئی بات پوشیدہ نہیں اور ہر ذرّہ تیرے تصرّف میں ہے۔ تُو جو چاہے سو کر سکتا ہے۔ تُو ہمیں گناہ اور بھرشٹ زندگی سے نکال کر سیدھا راستہ بتا۔ ایسا ہو کہ ہم تیری مرضی کے موافق ہو جاویں۔ بدیوں سے ہمیں بچا۔ بدیاں ہمارے اختیار میں نہیں ہیں۔ ہم چاہتی ہیں کہ یہ ہم سے دور ہو جائیں۔ ان کا تُو آپ ہی کوئی علاج فرما۔ ان کا دُور کرنا ہماری طاقت سے دُور ہے اور ایسا ہو کہ ہم تیری رضا کی راہوں پر چل کر ہمیشہ کی نجات اور سکھ کی وارث ہو جاویں اور کوئی دکھ ہمارے نزدیک نہ آوے۔ پہلے بدکرموں کے پھل سے بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما"۔

یہاں جو کرم کا تصور ہندوؤں میں پایا جاتا ہے اس کو بھی سمجھا دیا کہ یہ سب جھوٹ ہے۔ پہلے بدکرموں سے پہلی کسی جون میں بدکرم مراد نہیں ہیں۔ خدا سے دعا مانگنے کے پہلے کے جو اعمال گندے ہوئے ہیں ان کے بدنتائج سے بھی ہمیں بچا اور آئندہ نیک کرموں کی توفیق عطا فرما۔

"اس طرح سے خدا تعالیٰ سے سچے دل سے اور نیک نیتی سے خرگدا کی طرح پکی بن کر اسی سے، نہ کسی اور سے دعا کیا کرو اور سب دیوی دیوتے ترک کر دو۔ آخر اس طرح کی سچی تڑپ اور دعا سے ایسا دن آ جاوے گا کہ دلوں کے سب گند دھو دیئے جاویں گے اور شانتی اور سکھ کی زندگی شروع ہو جاوے گی"۔ (ملفوظات۔ جلد ۵۔ صفحہ ۶۸۸)

اخبار بیسویں صدی میں نام ظاہر کئے بغیر ایک شخص کو بہت بڑا "بزرگ" کہا گیا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اخبار بیسویں صدی کے نزدیک اس میں جو سخت بدکلامی کی گئی تھی وہ لکھی گئی اور ساتھ یہ بددعا کی گئی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نعوذ باللہ سب دجل کھل جائے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بہت تکلیف ہوئی۔ آپ نہیں جانتے تھے کہ وہ کس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے مگر آپ نے دعا کی۔ فرماتے ہیں:

"مَیں نے اُس شخص کے بارے میں دعا کی جس کو بزرگ کے لفظ سے اخبار میں لکھا گیا ہے اور مَیں جانتا ہوں کہ وہ دعا قبول ہو گئی اور وہ دعا یہ ہے کہ یا الٰہی اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں کذاب ہوں اور تیری طرف سے نہیں ہوں اور جیسا کہ میری نسبت کہا گیا ہے ملعون اور مردود ہوں اور کاذب ہوں۔ اور تجھ سے میرا تعلق اور تیرا مجھ سے نہیں ہے تو مَیں تیری جناب میں عاجزانہ عرض کرتا ہوں کہ مجھے ہلاک کر ڈال۔ اور اگر تُو جانتا ہے کہ مَیں تیری طرف سے ہوں اور تیرا بھیجا ہوا ہوں اور مسیح موعود ہوں تو اُس شخص کے پردے پھاڑ دے جو بزرگ کے نام سے اِس اخبار میں لکھا گیا ہے۔ لیکن اگر وہ اس عرصہ میں قادیان میں آ کر مجمع عام میں توبہ کرے تو اُسے معاف فرما کہ تُو رحیم و کریم ہے۔

یہ دعا ہے کہ مَیں نے اس بزرگ کے حق میں کی۔ مگر مجھے اِس بات کا علم نہیں ہے کہ یہ بزرگ کون ہے اور کہاں رہتے ہیں اور کس مذہب اور قوم کے ہیں جنہوں نے مجھے کذاب ٹھہرا کر میری پردہ دری کی پیشگوئی کی۔ اور نہ مجھے جاننے کی کچھ ضرورت ہے۔ مگر اس شخص کے اس کلمہ سے میرے دل کو دکھ پہنچا اور ایک جوش پیدا ہوا۔ تب مَیں نے دعا کر دی۔ اور یکم جولائی اٹھارہ سو ستانوے سے یکم جولائی اٹھارہ سو اٹھانوے تک اِس کا فیصلہ کرنا خدا تعالیٰ سے مانگا"۔

پس اسی مدت میں یہ واقعہ ہوا کہ وہ جو بھی شخص بزرگ کے نام سے تھا اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معافی کی درخواست کی۔ فرماتے ہیں:

"مَیں اِس بات کا اقرار کرتا ہوں کہ کسی کے اہل اللہ ہونے میں اُس کی دعا کا قبول ہونا شرط ہے۔ ہر ایک ولی مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور اُس کو وہ حالت میسر آ جاتی ہے جو استجابت دعا کے لئے ضروری ہے۔ ہاں جب بھی وہ حالت میسر نہ ہو تب دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں۔ وہ حالت یہ ہے کہ کسی کی نسبت نیک دعا یا بددعا کے لئے اہل اللہ کا دل چشمہ کی طرح یکدفعہ پھوٹتا ہے اور فی الفور ایک شعلۂ نور آسمان سے گرتا اور اُس سے اتصال پاتا ہے اور ایسے وقت میں جب دعا کی جاتی ہے تو ضرور قبول ہو جاتی ہے۔ سو یہی وقت مجھے اس بزرگ کے لئے میسر آیا۔ مَیں ان لوگوں کی روز کی تکذیبوں اور لعنت اور ٹھٹھے اور ہنسی کے دیکھنے سے تھک گیا۔ میری روح اب ربّ العرش کی جناب میں رو رو کر فیصلہ چاہتی ہے۔ اگر مَیں در حقیقت خدا تعالیٰ کی نظر میں مردود اور مخذول ہوں جیسا کہ ان لوگوں نے سمجھا تو مَیں خود ایسی زندگی نہیں چاہتا جو لعنتی زندگی ہو۔ اگر میرے پر آسمان سے بھی لعنت ہے جیسا کہ زمین سے لعنت ہے تو میری رُوح اُوپر کی لعنت کی برداشت نہیں کر سکتی"۔

یعنی زمین کی لعنتوں کی تو مجھے پروا نہیں لیکن اوپر کی لعنت میری روح برداشت نہیں کر سکتی۔ "اگر مَیں سچا ہوں تو اس بزرگ کی خدا تعالیٰ سے ایسے طور سے پردہ دری چاہتا ہوں جو بطور نشان ہو۔ اور جس سے سچائی کو مدد ملے۔ ورنہ لعنتی زندگی سے میرا مرنا بہتر ہے۔ میرے صادق یا کاذب ہونے کا یہ آخری معیار ہے جس کو فیصلہ ناطق کی طرح سمجھنا چاہئے۔ مَیں خدا سے دونوں ہاتھ اٹھا کر دعا کرتا ہوں کہ اگر مَیں اُس کی نظر میں عزیز ہوں تو وہ اِس بزرگ کی ایسے طور سے پردہ دری کرے جو

اب تک کسی کے خیال و گمان میں نہ ہو۔ مَیں جانتا ہوں کہ میرا خدا قادر اور ہر ایک قوّت کا مالک ہے۔ وہ اُن کے لئے جو اُس کے ہوتے ہیں بڑے بڑے عجائبات دکھلاتا ہے"۔

(کتاب البریہ۔ روحانی خزائن۔ ۱۳۔ صفحہ ۳۳۱ تا ۳۳۳)

چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس دعا کے بعد اس شخص کا جس کا نام بزرگ کے طور پر درج کیا گیا تھا حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں عاجزانہ پیغام ملا کہ مجھے معاف کردیں۔ میری توبہ قبول ہو اور میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری پردہ دری نہ فرمائے۔

مجموعہ اشتہارات جلد دوم میں بھی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے اس بزرگ کا اور اپنی دعا کا ذکر فرمایا ہے اور پھر اسی جلد کے صفحہ ۴۸۲ پر درج اشتہار میں اس بزرگ کے توبہ کر لینے کا ذکر ملتا ہے اور ان کی توبہ پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے جماعت کو ان الفاظ میں دعا کی تحریک بھی فرمائی ہے کہ "اے اللہ! اسے آزمائشوں اور آفات سے محفوظ رکھ۔ اے اللہ! اسے مکروہات سے بچا۔ اے اللہ! اس پر رحم کر اور تُو رحم کرنے والوں میں سے سب سے بہتر ہے"۔

ایک چھوٹی سی دعا ہے مسجد مبارک قادیان کی توسیع کے لئے جو چندہ کی تحریک کی گئی تھی اس پر آپ نے دعا کی: "اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو امور خیر کی امداد میں دلی زور اور توفیق بخشے"۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعاؤں کے لئے ایک حجرہ بنایا تھا اور اب بھی لوگ جو قادیان جاتے ہیں کوشش کرتے ہیں کہ انہیں بھی اس حجرہ میں جا کر دعا کرنے کی توفیق مل جائے۔ اس کی نسبت فرمایا کہ: ہمارا سب سے بڑا کام تو کسر صلیب ہے۔ اگر یہ کام ہو جاوے تو ہزاروں شبہات اور اعتراضات کا جواب خود بخود ہی ہو جاتا ہے اور اسی کے ادھورا رہنے سے سینکڑوں اعتراضات ہم پر وارد ہو سکتے ہیں۔...... اسی واسطے ہم نے ان ہتھیاروں یعنی قلم کو چھوڑ کر دعا کے واسطے یہ مکان بنوایا ہے کیونکہ دعا کا میدان خدا نے بڑا وسیع رکھا ہے اور اس کی قبولیت کا بھی اس نے وعدہ فرمایا ہے۔...... غرضیکہ ہم نے اس لیے سوچا کہ عمر کا اعتبار نہیں ہے۔ ساٹھ یا پینسٹھ سال عمر سے گزر چکے ہیں۔ موت کا وقت مقرر نہیں۔ خدا جانے کس وقت آ جاوے اور کام ہمارا ابھی بہت باقی پڑا ہے۔ ادھر قلم کی طاقت کمزور ثابت ہوئی ہے۔ رہی سیف، اس کے واسطے خدا تعالیٰ کا اذن اور منشاء نہیں ہے۔ لہٰذا ہم نے آسمان کی طرف ہاتھ اٹھائے اور اسی سے قوت پانے کے واسطے ایک الگ حجرہ بنایا اور خدا سے دعا کی کہ اس مسجد البیت اور بیت الدعا کو امن اور سلامتی اور اعداء پر بذریعہ دلائل نیّرہ اور براہین ساطعہ کے فتح کا گھر بنا۔

ہم نے دیکھا کہ اب ان مسلمانوں کی حالت تو خود موردِ عذاب اور شامتِ اعمال سے قہرِ الٰہی کے نزول کی محرک بنی ہوئی ہے اور خدا کی نصرت اور اُس کے فضل و کرم کی جاذب مطلق نہیں رہی۔ جب تک یہ خود نہ سنوریں تب تک خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اعلاء کلمۃ اللہ کا ان کو فکر نہیں ہے۔ خدا کے دین کے واسطے ذرا بھی سرگرمی نہیں۔ اس لیے خدا کے آگے دستِ دعا پھیلانے کا قصد کر لیا ہے کہ وہ اس قوم کی اصلاح کرے اور شیطان کو ہلاک کرے تاکہ خدا کا سچا نور دنیا پر دوبارہ چمک جاوے اور راستی کی عظمت پھیلے۔ اُس کی غیرت نے تقاضا کیا کہ اپنے نُور کو اب روشن کرے اور سچائی اور حق کا غلبہ ہو۔ سو اُس نے مجھے بھیجا اور اب میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ مَیں ایک حجرہ بیت الدعا صرف دعا کے واسطے مقرر کروں اور بذریعہ دعا کے اس فساد پر غالب آؤں تاکہ اوّل آخر سے مطابق ہو جاوے اور جس طرح سے پہلے آدم کو دعا ہی کے ذریعہ سے شیطان پر فتح نصیب ہوئی تھی اب آخری آدم کے مقابل پر آخری شیطان پر بھی بذریعہ دعا کے فتح ہو"۔

(البدر جلد دو۔ نمبر گیارہ۔ صفحہ ۸۵،۸۴۔ بتاریخ ۳/ اپریل ۱۹۰۳)

سب دوست جن کو قادیان میں حجرہ بیت الدعا میں جا کر دعا مانگنے کی توفیق ملے تو سب سے اعلیٰ، مختصر دعا یہی ہے کہ اے خدا تیرے بندے مسیح موعود نے جو دعائیں مانگی ہیں تو ان سب کو قبول فرمادے۔ اسی دعا پر زور دیں اور سب سے بڑی دعا آپ کی یہی تھی کہ تثلیث ٹوٹ جائے اور دنیا سے دجال ناپید ہو جائے۔

پھر دعا ہے: نماز میں لذت و ذوق حاصل کرنے کی دعا۔ "اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں لذت نہ پانے والوں کو دعا کا طریقہ سمجھا رہے ہیں۔ اپنے متعلق نہیں فرما رہے۔ ہر نمازی جس کو نماز میں لذت نہ ملے وہ یہ دعا کرے۔

"اے اللہ! تُو مجھے دیکھتا ہے کہ مَیں کیسا اندھا اور نابینا ہوں اور مَیں اس وقت بالکل مردہ حالت میں ہوں۔ مَیں جانتا ہوں کہ تھوڑی دیر کے بعد مجھے آواز آئے گی تو مَیں تیری طرف آجاؤں گا، اُس وقت مجھے کوئی روک نہ سکے گا لیکن میرا دل اندھا اور ناشناسا ہے۔ تُو ایسا شعلہ نور اس پر نازل کر کہ تیرا اُنس اور شوق اس میں پیدا ہو جائے۔ تُو ایسا فضل کر کہ مَیں نابینا نہ اٹھوں اور اندھوں میں نہ جاملوں۔

جب اس قسم کی دعا مانگے گا اور اس پر دوام اختیار کرے گا تو وہ دیکھے گا کہ ایک وقت اس پر ایسا آئے گا کہ اس بے ذوقی کی نماز میں ایک چیز آسمان سے اس پر گرے گی جو رقت پیدا کر دے گی۔"

(ملفوظات جلد دوم۔ صفحہ ۶۱۶۔ طبع جدید۔ ربوہ)

حقائق ایمان کے حصول کے لئے دعا۔ "پس ہم اللہ سے التجا کرتے ہیں کہ وہ ہمیں ایمان کے حقائق عطا کرے۔ عرفان کی سرزمین میں ہمیں آباد کرے اور دل کے انوار کے ذریعہ ہمیں جنت کے نظارے عطا فرمائے۔ وہ ہمیں اطاعت کی پیٹھ پر سوار کرے تاکہ ہم رب رحمان کی رضا کے رزق سے لوگوں کی ضیافت کر سکیں اور اللہ کے دربار میں خیمہ زن ہو کر اپنے وطنوں کو بھول جائیں اور مولیٰ کی خوشنودی کی خاطر نمازی بن کر، آخر شب سفر اختیار کریں"۔

اب یہاں بہت سے مہاجرین آئے ہوئے ہیں۔ اپنے وطنوں کو بھول جائیں ان معنوں میں کہ ہجرت کا جو مضمون ہے وہ یہی ہے کہ اللہ کی طرف ہجرت کریں۔ پس خدا کی طرف ہجرت کریں اور وہ نمازی بن کر ہو سکتی ہے۔ جو نمازی نہیں اس کی کوئی ہجرت نہیں۔ آپ سب لوگ اپنے دلوں پر غور کریں، اپنے بچوں کی حالت پر غور کریں۔ اگر وہ نمازی ہی نہ بن سکے تو یہ سب ہجرتیں بے کار ہیں۔ "پھر آخر شب سفر اختیار کریں" مراد یہ ہے کہ راتوں کو تہجد میں اٹھ کر اللہ کے حضور دعائیں کریں۔ "اور ہر اس چیز کی طرف جو زیادہ مناسب اور زیادہ بہتر ہو تیزی سے دوڑ کر جائیں اور عرفان کی راہوں کو طے کریں اور محبتِ الٰہی کی گلیوں پر تیز بھاگ کر ایک دوسرے سے آگے بڑھیں اور نبی اُمّی حضرت خاتم النبیینؐ کی اتباع کر کے شیاطین کے حملے سے بچنے کے لئے مضبوط قلعوں اور خوش منظر مکانوں میں پناہ لیں۔ اے اللہ! تو آنحضرتؐ پر جزا و سزا کے دن تک درود و سلام بھیج۔ ہماری آخری پکار یہ ہے کہ ہر حقیقی حمد اللہ ہی کو زیبا ہے جو تمام کائنات کا پروردگار ہے۔

(سرالخلافۃ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۴۲۹)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لکھتے ہیں:

"براہین احمدیہ کے زمانہ میں جب براہین احمدیہ چھپ رہی تھی۔ مَیں صرف اکیلا تھا۔ کون ثابت کر سکتا ہے کہ اُس وقت میرے ساتھ کوئی ایک بھی تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ جبکہ خدائے تعالیٰ نے پچاس سے زیادہ پیشگوئیوں میں مجھے خبر دی تھی کہ اگرچہ تُو اِس وقت اکیلا ہے مگر وہ وقت آتا ہے کہ تیرے ساتھ ایک دنیا ہو گی۔ اور پھر وہ وقت آتا ہے جو تیرا اس قدر عروج ہو گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیونکہ تُو برکت دیا جائے گا۔ خدا پاک ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ تیرے سلسلہ کو اور تیری جماعت کو زمین پر پھیلائے گا اور انہیں برکت دے گا اور بڑھائے گا اور اُن کی عزت زمین پر قائم کرے گا جب تک کہ وہ اس کے عہد پر قائم ہوں گے۔ اب دیکھو کہ براہین احمدیہ کی ان پیشگوئیوں کا (جن کا ترجمہ لکھا گیا) وہ زمانہ تھا جبکہ میرے ساتھ دنیا میں ایک بھی نہیں تھا جبکہ خدا نے مجھے یہ دعا سکھلائی کہ رَبِّ لَاتَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ۔ یعنی اے خدا مجھے اکیلا مت چھوڑ اَور تُو سب سے بہتر وارث ہے۔ یہ دعا الہامی براہین میں درج ہے...... پس کیا یہ معجزہ ہے یا نہیں کہ میری مخالفت اور میرے گرانے میں ہر قسم کے فریب خرچ کئے، منصوبے کئے مگر یہ سب مولوی اور اُن کے رفیق چھوٹے بڑے سب کے سب نامراد رہے۔ اگر یہ معجزہ نہیں تو پھر معجزہ کی تعریف ندوہ کے جبّہ پوش خود ہی کریں کہ کس چیز کا نام ہے۔" (تحفۃ الندوہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۹۔ صفحہ ۹۷)

پھر فرماتے ہیں:

"دیکھو وہ زمانہ چلا آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ خدا اِس سلسلہ کی دنیا میں بڑی قبولیت پھیلائے گا اور یہ سلسلہ مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب میں پھیلے گا اور دنیا میں اسلام سے مراد یہی سلسلہ ہو گا۔ یہ باتیں انسان کی باتیں نہیں، یہ اُس خدا کی وحی ہے جس کے آگے کوئی بات اَنہونی نہیں۔

اب مَیں مختصر طور پر اپنے مسیح موعود اور مہدئ معہود ہونے کے دلائل ایک جگہ اکٹھے کر کے لکھ دیتا ہوں۔ شائد کسی طالب حق کو کام آئیں یا کوئی سینہ حق کے قبول کرنے کے لئے کھل جائے"۔

عربی عبارت ہے اس کا ترجمہ یہ ہے:-اے اللہ! تُو اپنی جناب سے اس میں برکت اور تاثیر اور ھدایت اور روشنی بخشنے کا سامان رکھ دے اور لوگوں کے دلوں کو اس کی طرف راغب کر دے۔ یقیناً تُو ہر چیز پر قادر اور (دعا) قبول کرنے کا اہل ہے۔ اے ہمارے ربّ ہمارے گناہ ہمیں بخش دے اور ہماری مصیبتیں اور تکلیفیں دور کر دے اور ہمارے دلوں کو ہر غم سے نجات بخش اور ہماری مشکلات میں خود ہمارا کفیل ہو جانا۔ اور ہمارے ساتھ ہو جا، جہاں بھی ہم ہوں۔ اور ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما اور ہماری گھبراہٹ کو امن میں بدل دے۔ ہم تجھی پر توکل کرتے ہیں اور اپنا معاملہ تیرے سپرد کرتے ہیں۔ دنیا و آخرت میں تُو ہی ہمارا مولا ہے اور تُو سب رحم کرنے والوں میں سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔ آمین۔ یاربّ العالمین۔(تحفہ گولڑویہ۔روحانی خزائن جلد ۱۷ صفحہ ۱۸۲)

اسلام کے غلبہ کے لئے آپ کو اپنی دعاؤں کی قبولیت پر کامل یقین تھا۔ فرماتے ہیں:

”خدا نے اس زمانہ میں ارادہ کیا ہے کہ اسلام جس نے دشمنوں کے ہاتھ سے بہت صدمات اٹھائے ہیں وہ اب از سر نو تازہ کیا جائے اور خدا کے نزدیک جو اس کی عزت ہے وہ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ظاہر کی جائے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اسلام ایسے بدیہی طور پر سچا ہے کہ اگر تمام کفارِ روئے زمین دعا کرنے کے لئے ایک طرف کھڑا ہوں اور ایک طرف صرف مَیں اکیلا اپنے خدا کی جناب میں کسی امر کے لئے رجوع کروں تو خدا میری ہی تائید کرے گا مگر نہ اس لئے کہ سب سے میں ہی بہتر ہوں بلکہ اس لئے کہ میں اس کے رسول پر دلی صدق سے ایمان لایا ہوں اور جانتا ہوں کہ تمام نبوتیں اس پر ختم ہیں اور اس کی شریعت خاتم الشرائع ہے مگر ایک قسم کی نبوت ختم نہیں یعنی وہ نبوت جو اس کی کامل پیروی سے ملتی ہے اور جو اس کے چراغ میں سے نور لیتی ہے وہ ختم نہیں کیونکہ وہ محمدی نبوت ہے یعنی اس کا ظلّ ہے اور اسی کے ذریعہ سے ہے اور اسی کا مظہر ہے اور اسی سے فیضیاب ہے۔ خدا اس شخص کا دشمن ہے جو قرآن شریف کو منسوخ کی طرح قرار دیتا ہے اور محمدی شریعت کے برخلاف چلتا ہے اور اپنی شریعت چلانا چاہتا ہے اور آنحضرت ﷺ کی پیروی نہیں کرتا بلکہ آپ کچھ بننا چاہتا ہے۔ مگر خدا اس شخص سے پیار کرتا ہے جو اس کی کتاب قرآن شریف کو اپنا دستور العمل قرار دیتا ہے اور اس کے رسول حضرت محمد ﷺ کو درحقیقت خاتم الانبیاء سمجھتا ہے اور اس کے فیض کا اپنے تئیں محتاج جانتا ہے۔ پس ایسا شخص خدا تعالیٰ کی جناب میں پیارا ہو جاتا ہے“۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۳۴۰،۳۳۹)

اسلام کے غلبہ اور اپنی نصرت کے لئے ایک اور دردمندانہ التجا: ”اے میرے رب! اے ضعیف اور مضطر اور بے قرار لوگوں کے رب! کیا میں تیری طرف سے نہیں ہوں۔ تو بول تو سہی اور وہ بولنے والوں سے بہتر ہے۔ لعنت اور تکفیر کی کثرت ہو گئی۔ مجھے جھوٹ کی طرف منسوب کیا گیا۔ اے قدیر میں نے یہ سب کچھ سنا اور دیکھا۔ پس تو ہمارے درمیان حق کے ساتھ فیصلہ فرما۔ تو فیصلہ کرنے والوں میں سب سے بہتر ہے۔ مجھے علماء سوء، ان کے اقوال سے، ان کے مکر سے، ان کی چالاکیوں سے نجات بخش اور مجھے ظالم قوم سے نجات بخش۔ آسمان سے نصرت نازل فرما۔ اس مصیبت کے وقت اپنے بندے کی دستگیری فرما اور کافروں پر عذاب نازل فرما۔ میں عاجزوں کی طرح تیرے قوم کا دھتکارا ہوا اور ان ملامتوں کا مورد بن گیا ہوں۔ تو ہماری نصرت فرما جس طرح تو نے اس دن بدر میں اپنے رسول کی نصرت فرمائی تھی۔ اے حفاظت کرنے والوں میں سب سے بہتر! ہماری حفاظت فرما۔ تو رب رحیم ہے۔ تو نے اپنے نفس پر رحمت کرنا فرض قرار دے لیا ہے۔ پس ہمارے لئے بھی کچھ حصہ عطا ہو۔ تو نصرت کا جلوہ دکھا اور ہم پر رحم فرما اور ہم پر رجوع برحمت ہو۔ تو ارحم الراحمین ہے۔ اے میرے رب مجھے اس سے نجات بخش جس کا وہ قصد کرتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ ارادہ رکھتے ہیں ان سے میری حفاظت فرما اور مجھے مددیافتہ گروہ میں داخل فرما۔ اے میرے رب! میری بے قراری دور فرما اور میری آخری منزل کو بہتر بنا۔ مجھے اپنی انتہائی طلب کے حصول میں کامیابیاں عطا فرما۔ اور مجھے میری خوشیوں کے دن دکھا اور اے میرے رب تو میرے لئے ہو جا اور میرے غم اور میری حاجات کو جاننے والے! اے ضعیف سمجھے جانے والوں کے محبوب! مجھے پاک و صاف کر اور مجھ سے درگذر فرما“۔(نورالحق حصہ اول۔ روحانی خزائن جلد ۸ صفحہ ۱۸۴)

اب وقت چونکہ زیادہ ہو رہا ہے پھر دوسرے پروگرام بھی ہونگے اس لئے میں اس پر ختم کرتے ہوئے آخری اقتباس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیش کر رہا ہوں جو جلسہ میں شریک تمام شرکاء کے حق میں ایک دعا کے طور پر ہے۔ فرماتے ہیں:

”اب میں اس دعا پر ختم کرتا ہوں کہ اے خدائے قادر و کریم اس جلسہ میں شریک ہونے کے لئے ہر ایک مذہب کے بزرگ کے دل میں شوق اور محبت ڈال اور خاتمہ اس کارروائی کا اپنی رضامندی کے موافق کر۔ آمین“۔(مجموعہ اشتہارات جلد دوم صفحہ ۱۹۸)